يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (القران)

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب (القران)

ذکر کی تاثیر

اور ذکر کے ۳۷؍فوائد

مرتب

حضرت مولانا مفتی محمد اکرام الدین (صاحب) پاتوڑوی ثم راندیری

استاذ الحدیث دار العلوم اشرفیہ راندیر، سورت (گجرات) انڈیا

خلیفہ، مجاز حضرت اقدس مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ فیض فقیہ الامت

دہلہ اسٹریٹ، اشرفیہ اپارٹمنٹ، بلاک نمبر۲، راندیر سورت (گجرات) انڈیا

موبائل نمبر : 09898525130, 09898378997

دوسرا ایڈیشن

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوااللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا (القران)

اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب (القران)

ذکر کی تاثیر

اور ذکر کے ۷۳؍فوائد

﴿مرتب﴾

حضرت مولانا مفتی محمد اکرام الدین (صاحب) پاتوڑوی ثم راندیری

استاذ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ راندیر، سورت (گجرات) انڈیا

خلیفہ مجاز حضرت اقدس مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

﴿ناشر﴾

مکتبہ فیض فقیہ الامت

دہلہ اسٹریٹ، اشرفیہ اپارٹمنٹ، بلاک نمبر۲، راندیر سورت (گجرات) انڈیا

موبائل نمبر : 09898525130, 09898378997

دوسرا ایڈیشن

کتاب کا نام : ذکر کی تاثیر اور ذکر کے ۲۷۳؍فوائد

مؤلف کا نام :حضرت مولانا مفتی محمد اکرام الدین (صاحب) پاتورڈوی ثم راندیری

استاذ الحدیث دار العلوم اشرفیہ راندیر، سورت (گجرات) انڈیا

خلیفہ، مجاز حضرت اقدس مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ

سن اشاعت اول : ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰۰۸ء

سن اشاعت ثانی : ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۰۲۱ء

تعداد کتب : **ایک ہزار (۱۰۰۰)** **قیمت: ۵۰**

ناشر : مکتبہ فیض فقیہ الامت راندیر، سورت (گجرات) انڈیا

کمپیوٹر سیٹنگ: مولانا محمد اسحاق خان اشرفی، ناندورہ، ضلع بلڈانہ، مہاراشٹر۔

ملنے کے پتے

☆ ...... مکتبہ فیض فقیہ الامت راندیر سورت (گجرات) انڈیا

☆ ...... مکتبہ صدیق مفتی ابوبکر ڈابھیل سملک (گجرات) انڈیا

☆ ...... دار الکتاب دیوبند یوپی ☆ ...... مکتبہ فقیہ الامت دیوبند

☆ ...... مولانا طلحہ صاحب مکتبہ یحیویہ سہارنپور یوپی

☆ ...... ڈاکٹر علامہ اقبال بکڈپو۔ ولی چوک ملکاپور، ضلع بلڈانہ (مہاراشٹر) انڈیا

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ!

زیرِ نظر رسالہ ''تاثیر ذکر اور ذکر کے ۷۳ر فوائد'' ذاکرین او سالکین طریقت کو ذکر کی مزید ترغیب اور قلوب میں عشق الٰہی کی مزید آگ پیدا کرنے اور بھڑکانے کے غرض سے ترتیب دیا ہے، رسالہ کے شروع میں حضرت اقدس مرشدی مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ کا ایک بیان جو ذکر پر ابھارنے والا اور بہت ہی پر تاثیر ہے، اس کے بعد حضرت اقدس شیخ زکریا صاحبؒ کے ''فضائل ذکر'' سے ''ذکر کے ۷۳ر فوائد جو ذکر کرنے پر آمدہ کرنے کے لئے بے نظیر اور کافی ہے اور آخر میں خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوبؒ کے ذکر سے متعلق شوقیہ اشعار جو ''چہل بند از کار چشتیاں'' کے نام سے مشہور ہے، اس کو پیش کیا ہے جو خواجہ صاحبؒ نے خاص اسی غرض سے تحریر فرمایا تھا کہ اس کو پڑھ کر ذاکرین وسالکین کا شوقِ ذکر دوبالا ہو، جذبۂ عشق الٰہی بھڑک اٹھے اور جلد راہِ سلوک طے ہوجائے۔ ان شاء اللہ یہ غرض ان اشعار کے پڑھتے رہنے یا سنتے رہنے سے بدرجۂ اتم حاصل ہوسکتی ہے اور دبی ہوئی عشقِ الٰہی کی آگ ظاہر ہوکر بڑھ سکتی ہے، عشق اور محبت الٰہی میں خوب اضافہ اور اللہ تعالیٰ تک رسائی کا ذریعہ ان شاء اللہ بن سکتا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو، ہر ایک امتی کو اپنا سچا پکا اخلاص کے ساتھ ذکر کرنے والا بنائے اور اپنی رضا نصیب فرمائیں۔

امين بحرمة سيد المرسلين محمد واله اجمعين۔

(مفتی) محمد اکرام الدین (صاحب) پاتورڑوی ثم راندیری
مدرس دارالعلوم اشرفیہ راندیر، سورت (گجرات) انڈیا
۷؍رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ مطابق ۸؍ستمبر ۲۰۰۸ء

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاثیرِ ذکر

حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ اللہ کا نام چاہے کتنی ہی غفلت سے لیا جائے بے اثر نہیں۔

بعض لوگوں کی طبیعت میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہم ذکر کرنے کیلئے بیٹھتے ہیں تو اِدھر اُدھر کے خیالات آتے ہیں۔ایسے ذکر سے کیا فائدہ۔یوں نہیں سوچنا چاہئے کہ ایسے ذکر سے کیا فائدہ؟ ایسا ذکر بھی کارآمد ہے،اللہ نے زبان کو ذکر میں مشغول ہونے کی توفیق دی اس کا بہت بڑا شکر واحسان ہے اس کا شکر ادا کریں۔اور دل کے متوجہ ہونے کی دعا مانگیں۔دل بھی حق تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ زبان بھی حق تعالیٰ کے قبضے میں ہے۔زبان کو اپنے نام کے ساتھ جاری کر دیا دل کو بھی جاری فرمادے ۔یہ جاری ہونا ہمیں نظر نہ آتا ہو۔اس کی تاثیرات ہم نہ دیکھتے ہوں۔لیکن ہمیں ان پہ اعتماد کرنا چاہئے۔ جنہوں نے تاثیرات بتائیں۔

ایک شہزادہ بیمار ہوا۔اس زمانہ کے بزرگ عیادت کے لئے تسبیح ہاتھ میں لئے ہوئے۔عصا لئے ہوئے گئے۔وہاں پہنچ کر دیکھا کہ شیخ بوعلی ابن سینا جو شاہی طبیب ''رئیس الاطبا'' اپنے فن میں بڑا ماہر سمجھا جاتا تھا وہ موجود ہے وہ نبض دیکھ رہا ہے۔اور تشخیص کر رہا ہے۔بزرگ نے پہونچکر بچے کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کچھ پڑھا۔پڑھ کے دم کیا،ابن سینا کہتے ہیں، یہ بڈھا کیا کر رہا ہے مِنْ مِنْ چُھو۔مِنْ مِنْ چُھو۔ یہ کیا کہتا ہے۔ارے الفاظ تو غیر قارءُالذات ہیں غیر مجتمع الاجزاء فی الوجود ہیں۔یہ تو منہ سے ہوا، تین

حرف نکلے اور اُڑ کے ختم اس کے پیٹ میں سُدّہ بیٹھا ہوا ہے۔ گرم دوا دیجائے۔ جس سے کہ سدّہ تحلیل ہو کر نکلے (پگھل کر نکلے) اس پڑھنے سے اور چھو کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ اِن بزرگ نے ابن سینا کی طرف دیکھا اور کہا۔ کیا کہا کُتّے ، کُتّے کیا بولا ۔ بس جناب یہ لفظ سننا تھا کہ سخت غصّہ کے مارے حکیم ابن سینا کے چہرہ کا رنگ سرخ ہو گیا۔ اور بزرگ نے دوبارہ پڑھ کر دم کیا، پھونک ماری، پھر ابن سینا کی طرف دیکھ کر کہا کہ گدھے اب بھی نہیں سمجھا۔

بادشاہ کے دربار میں کتا، گدھا کہدیا۔ اِبن سینا کی حالت بدل گئی ،غصّہ کے مارے منہ سے جھاگ آنا شروع ہو گیا، رگوں میں تنتناہٹ، بدن میں کپ کپی آ گئی ،ادھر بزرگ نے تیسری مرتبہ پڑھ کر دم کیا اور پوچھا؛ حکیم صاحب کیا بات ہے؟ کیسا مزاج ہے؟ چہرہ کا رنگ سرخ کیوں ہو رہا ہے؟ بدن میں کپکپی کیسی ہے؟ منہ میں جھاگ کیوں ہے؟ رگوں میں تنتناہٹ کیوں ہے؟

ابن سینا نے کہا: کہ آپ نے مجھے ایسا لفظ کہا کہ جس سے میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

بزرگ نے فرمایا کہ، لفظ تو ''غیر قارء الذات'' ہے، ''غیر مجتمع الا جزاء فی الوجود'' ہے زبان سے نکلا اور ختم ہو گیا، اس سے بھی کوئی تاثیر ہو سکتی ہے اور فرمایا کہ دیکھئے بعض لفظ اس طرح سے مزاج کو بدل دیتے ہیں جیسے آپ کا مزاج بدل گیا، کیا بعید ہے کہ میں کوئی ایسا لفظ پڑھ کر دم کروں جس سے مزاج بدل جائے، گرمی پیدا ہو جائے اور سدّہ باہر نکل آئے۔

حکیم صاحب تو ابھی تشخیص ہی کر رہے تھے، اللہ نے کیا وہ سدّہ نکل کر باہر بھی آ گیا بچّہ کو صحت بھی ہو گئی۔

پس تاثیر ہمیں نظر نہیں آتی لیکن جنہوں نے تاثیر کو بنایا وہ جانتے ہیں کہ تاثیر ہوتی ہے، بغیر تاثیر

کے کوئی چیز نہیں، حق تعالیٰ نے ہر چیز کے اندر کوئی تاثیر رکھی ہے، بعض دفعہ چیز بہت چھوٹی سی معمولی سی ہوتی ہے، مگر تاثیر اسکی بڑی ہوتی ہے بچھو چھوٹا سا ہے ایک ڈنک مار دے سارا مزاج درست کر دے۔ ایسی تاثیر اس میں رکھی ہے کوئی کہنے والا کہے اس میں کیا رکھا ہے؟ ذرا سا ڈنک ہے یہ تو کچھ بھی نہیں۔

ایک مرتبہ ایک صاحب نے دریافت کیا کہ کیا جنات انسان کو ستا سکتے ہیں میں نے کہا؛ ہاں: ہاں، ستا سکتے ہیں کہنے لگے؛ کہ انسان تو اشرف المخلوقات ہے، اشرف المخلوقات کو کون ستا سکتا ہے؟ میں نے کہا؛ جی ایک بھڑ چہرہ پر کاٹ لے پھر دیکھو اس اشرف المخلوقات کا کیا حلیہ بنتا ہے؟ اشرف المخلوقات کا یہ مطلب کہاں سے لے لیا؟ اشرف المخلوقات کا مطلب تو یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس میں ترقی کی بے پناہ صلاحیتیں رکھی ہیں کہ خاکی ہونے کے باوجود ملائکہ سے آنکھیں ملاتا ہوا آگے بڑھ جاتا ہے اور ملائکہ پیچھے رہ جاتے ہیں، انسان کو اللہ تعالیٰ نے وہ قوت عطا فرمائی ہے۔

ہر ذی روح میں چند قوتیں ہوتی ہیں؛

ان قوتوں کے مجموعہ سے کوئی چیز تیار ہوتی ہے، ایک ''قوت غضبانیہ'' ایک ''قوت شہوانیہ''۔ ایک ''قوت خیالیہ''۔ ایک ''قوت واہمہ''۔ ایک ''قوت عاقلہ''۔

پانچوں قوتیں جس روح میں ہوتی ہیں اس میں قوتِ عاقلہ اتنی بڑھی ہوئی ہوتی ہے کہ بقیہ چار قوتیں کالعدم ہو جاتی ہیں گویا کہ ہیں ہی نہیں، ایسی روح کو ''روح'' کہتے ہیں۔

اور جس روح میں قوتِ غضبانیہ وشہوانیہ کا غلبہ ہوتا ہے بقیہ قوتیں اس کے مقابلہ میں مضمحل اور کمزور رہوتی ہیں، وہ ''روح حیوانیہ'' ہے

اور ''حیوانیہ'' کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ''سبعیہ''۔ ایک ''بہیمیہ''۔

سبعیہ: وہ ہے جسے پھاڑ کھانے کی عادت ہے جیسے بلّی کہ پھاڑ کھاتی ہے، کُتّا وہ بھی پھاڑ کھاتا ہے ،شیر وہ بھی پھاڑ کھاتا ہے، ان سب کے اندر ''قوتِ سبعیہ'' بڑھی ہوئی ہوتی ہے، اس لئے یہ حیواناتِ سباع ہیں۔

اور جس کے اندر ''قوتِ شہوانیہ'' غالب ہوتی ہے، اس کو ''روحِ بہیمیہ'' کہا جاتا ہے، ان کے اندر دوسری قسم کی خاصیات ہوتی ہیں۔

اور جس کے اندر ''قوتِ خیالیہ، واہمہ'' بڑھی ہوتی ہے، وہ جنّات کی روح ہے اور جس میں پانچوں قوتیں حق تعالیٰ نے اعتدال کے ساتھ پیدا فرمائی ہیں، وہ انسان ہے، انسان اشرف المخلوقات اس اعتبار سے ہے کہ حق تعالیٰ نے پانچوں قوتیں اس کے اندر اعتدال اور توازن کے ساتھ پیدا فرمائی ہیں اور اس کے لئے ترقی کا راستہ کھول دیا کہ یہ ترقی کر کے ''قوتِ عاقلہ'' کو حاکم بنا لے اور ''خیالیہ''، ''واہمہ''، ''غضبانیہ''، ''شہوانیہ'' کو محکوم اور تابع بنا لے تو یہ سب سے بڑھ جاتا ہے اور اگر اس کے اندر ''قوتِ غضبانیہ'' کا غلبہ ہو جائے تو ہر وقت پھاڑ کھانے کو تیار رہے، ڈانٹ ڈپٹ، غصّہ، اس کو مار دیا، اس کا سر پھوڑ دیا، اس کی ناک کاٹ لی، یہ سب کچھ حرکتیں کرتا ہے۔

اگر ''قوتِ شہوانیہ'' کا غلبہ ہو جائے تو ایسی ایسی حرکتیں کرتا ہے کہ جانور بھی اس سے شرمانے لگے، قوت ''خیالیہ و واہمہ'' اس کے اندر آجائے تو میسمریزم سیکھتا ہے اور ہوا میں بھی اڑتا ہے اور آنکھیں بند کر کے یہاں سے وہاں پہونچ گیا وہاں سے یہاں پہونچ گیا یہ سب کچھ کرتا ہے۔

انسان کو جو اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے۔'' وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ'' بنی آدم کو صاحب کرامت قرار دیا ہے تو اس لئے نہیں کہ اس کی قوت ''غضبانیہ'' بڑھی ہوئی ہوتی ہے، یا اس لئے نہیں کہ

قوت ’’خیالیہ، واہمہ‘‘ بڑھی ہوئی ہوتی ہے بلکہ اس لئے قرار دیا ہے کہ ساری قوتیں اعتدال کے ساتھ پیدا ہونے کے باوجود اس نے وہ ترقی کی جو اس کے لئے نافع ہے کہ جس کے ذریعہ سے اس کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور سعادت عظمیٰ اس کو نصیب ہوتی ہے۔

جانوروں کے اندر قوتِ کمالات خَلقی اور پیدائشی ہوتے ہیں، مثلاً تیرنا یہ خَلقی ہے، کتّے کا بچّہ بھی تیرتا ہے، بلّی کا بچہ بھی، گھوڑے کا بچّہ بھی اور انسان جب تک استاد سے تیرنا نہ سیکھے نہیں تیر سکتا۔

اس طرح دوسرے کمال جو دوسرے جانوروں میں ہوتے ہیں وہ بھی خلقی اور پیدائشی ہوتے ہیں اور انسان بے کمال پیدا ہوتا ہے، کوئی کمال اپنے ساتھ لیکر نہیں آتا، اس دنیا میں آکر یہ کمالات حاصل کرتا ہے، سیکھتا ہے، ترقی کے دروازے اس کیلئے کھلے ہوئے ہیں، بہت آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور ان ترقیات پر حق تعالیٰ نے بڑے وعدے فرمائے ہیں، ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول پاک ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کو نمونہ بنا کر بھیجا اور یوں فرمایا: کہ ہمیں ایسی زندگی مطلوب ہے جیسی ان کی زندگی ہے جیسی زندگی حضور اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کی ہے ویسی زندگی حق تعالیٰ کو مطلوب ہے اور پسند ہے، حق تعالیٰ کی مرضی یہ ہے کہ سب لوگ اسی طریقے پر چلیں، تو جتنے لوگ جس قدر حضور اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کے طریقہ پر چلیں گے اسی قدر حق تعالیٰ کے محبوب بنتے چلے جائیں گے، اصل معیار یہ ہے، اس معیار پر جو چلے گا وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا چلا جائے گا اور یہ قرب ایسا نہیں جو آنکھوں سے نظر آتا، کانوں سے سنائی دیتا ہو، زبان سے چکھنے کے قابل ہو۔ ’’نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ‘‘ شہ رگ سے بھی حق تعالیٰ قریب ہیں، اس کی ایسی ذاتِ عالی ہے کہ اس کے قرب کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ اس دنیا میں نہیں دی جاسکتی، جس طرح اس کی ذات وراء الوراء ہے، کوئی اس کا ادراک نہیں کرسکتا، اسی طرح اس کا قرب بھی

وراء الوراء ہے اس کو بھی کوئی ادراک نہیں کرسکتا اور کسی چیز کے ساتھ تشبیہہ نہیں دے سکتا، راستہ جو کچھ ہے قرب کا وہ یہی ہے چاہے آنکھوں سے کچھ نظر آئے یا نہ آئے۔

بعض اولیاء اللہ کی بڑی کرامتیں ہوتی ہیں ان کو آنکھوں سے بھی بہت کچھ نظر آتا ہے، جیتے جاگتے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرتے ہیں، بیداری کی حالت میں زیارت کرتے ہیں۔

فیض الباری میں لکھا ہے؛ کہ جلال الدین سیوطیؒ نے آٹھ مرتبہ بیداری کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی لیکن یہ زیارت بھی ایسی ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی صحابی نہیں بن جاتا، صحابہؓ کے مقام کو نہیں پہونچ جاتا، حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ مسجد نبوی میں باب الرحمت کے قریب درس دے رہے تھے اس میں حیات النبی ﷺ کا مسئلہ آ گیا، حضرت مولانا نے اس کو ثابت فرمایا طلبہ نے اشکال کیا، اس کا جواب مرحمت فرمایا، پھر اشکال کیا گیا پھر جواب دیا، پھر اشکال کیا، پھر جواب دیا، پھر ایک دم اس طرف دیکھا، روضۂ اقدس ﷺ کی طرف طلبہ نے بھی دیکھا، دیکھا تو وہاں روضۂ اقدس نہیں ہے، عمارت نہیں ہے جگہ صاف ستھری ہے اور حضرت نبی اکرم ﷺ بنفسِ نفیس تشریف فرما ہیں، سب نے دیکھا، اچھا بھئی اشکال کرتے ہو اس پر کیا اشکال کروگے، اس کے بعد پھر اپنی کتاب کی طرف متوجہ ہوئے، طلبہ بھی متوجہ ہوئے پھر طالب علم نے دیکھا تو روضۂ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمارت موجود ہے، تو اس قسم کی چیزیں حق تعالیٰ اپنے بندوں کو دکھلا دیتے ہیں، سُنا دیتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ نے بہت جگہ خطوط لکھے، بہت سے علماء سے دریافت کیا کہ ایک بات بتایئے، ایک شخص وہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کی زیارت خواب میں کرتا ہے، ایک شخص وہ

ہے جو بیداری میں زیارت کرتا ہے اِن میں سے کونسی قوی ہے؟۔

اپنے اپنے ذوق کے مطابق سب نے جوابات دیئے، میں حاضر ہوا مجھ سے بھی فرمایا، میں نے کہا؛ حضرت: خواب کی زیارت قوی ہے بہ نسبت بیداری کے فرمایا: کیوں؟

میں نے کہا: اس کی ذمہ داری لی گئی ہے؛

''اِنَّ الشَّیْطَانَ لَایَتَمَثَّلُ بِیْ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْرَاٰنِیْ'' یہ ذمہ داری لی گئی ہے، ضمانت ہے کہ جس نے خواب میں دیکھا اس نے حضور ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کو دیکھا۔

اس پر فرمایا: کیا بیداری کی حالت میں شیطان کو قدرت ہے حضور ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کی صورت بنا لینے کی؟

میں نے کہا: کہ شیطان کو تو اِس پر بھی قدرت نہیں، البتہ ''قوتِ متخیلہ'' ایک صورت گھڑ سکتی ہے یہ احتمال باقی رہ جاتا ہے اور خواب میں اس احتمال کو قطع کر دیا گیا۔

بات یہ ہے کہ خواب میں جس نے دیکھا وہ تو خواب کی رو سے صحیح ہے اور یہاں ''قوتِ متخیلہ'' ایک صورت بنا سکتی ہے، ایسے ہی قوت ''واہمہ'' صورت گھڑ سکتی ہے اور گھڑ لیتی ہے، جنگل میں جاتے ہوئے کتنی صورتیں نظر آ جاتی ہیں اور دور سے جانے کیا کیا نظر آتا ہے، اس لئے یہاں نظر آوے یا نہ آوے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاص قرب حاصل ہو رہا ہے اور ہمارا ایمان تو قرآن پاک پر ہے، اپنی آنکھوں پر تھوڑا ہی ہے، اپنی آنکھوں کے حوالہ کر دیا جائے تو کچھ بھی حاصل نہ ہوا اور ہم نے دیکھا ہی کیا:۔ جنّت دیکھی، دوزخ دیکھی، عرش دیکھا، کرسی دیکھی، لوح دیکھی، حوضِ کوثر دیکھی، کچھ بھی نہیں دیکھا، قبر کے اندر کیا ہو رہا ہے، اس کو اپنی آنکھ سے دیکھا؟ منکر نکیر کو قبر میں دیکھا؟ قبر میں جو روشنی کر دی جاتی ہے،

جنت کا راستہ، دروازہ کھول دیا جاتا ہے، دیکھا، نہیں دیکھا، ایمان بالغیب لاتے ہیں آپ حضور ﷺ نے جو کچھ فرمادیا اس پر ایمان لے آئے، آنکھوں سے دیکھ کر ایمان لانے کا تو ہم سے مطالبہ نہیں ''یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ'' ہے، جو چیزیں غیب ہیں اِن پر ایمان کا مطالبہ ہے، آنکھوں سے دیکھی ہوئی چیزوں پر ایمان لانے کا مطالبہ نہیں، اسی وجہ سے جب انسان کے انتقال کا وقت آجاتا ہے، عالمِ آخرت کی چیزیں اس پر منکشف ہوجاتی ہیں، ملک الموت سامنے آجاتا ہے اس وقت جو ایمان لاتے ہیں تو اس وقت کا ایمان بھی مقبول نہیں، غرغرہ کی حالت کا ایمان مقبول نہیں ہے، اس واسطے کہ ایمان بالغیب نہیں رہا، ایمان بالمشاہدہ تو مرنے کے بعد جب وہاں سب چیزیں سامنے آئیں گی، جن کی حضور اکرم ﷺ نے خبر دی ہے تو ان کو دیکھ کر کہیں گے؛

''اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحاً اِنَّا مُوْقِنُوْنَ'' ہم نے دیکھ لیا سن لیا اب ہمیں لوٹا دیجئے، دنیا میں جا کر پھر سے عمل کریں گے، ان کی یہ بات منظور نہیں ہوگی کیونکہ یہاں تو ایمان بالغیب معتبر ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا شیر خوارگی کے زمانے میں سولہ سترہ مہینہ کی عمر میں، ایک روز بچہ کی والدہؓ نے کہا کہ دودھ جوش مار رہا ہے، دودھ پینے کی مدّت پوری نہیں ہوئی تھی، حضور ﷺ نے فرمایا؛ اس کو تمہارے دودھ کی ضرورت نہیں رہی، جنت میں اس کے لئے دودھ کا انتظام ہوگیا، تم چاہو تو تم کو اس کی صورت دکھلا دوں، چاہو تو اس کی آواز سنوادوں، ماں نے جواب دیا کہ نہیں مجھے صورت دیکھنے کی ضرورت نہیں، نہ آواز سننے کی ضرورت، آپ ﷺ نے فرمادیا بس وہ کافی ہے۔ بات یہ ہے کہ اگر حضور ﷺ کے فرمانے کے باوجود پھر بھی

یقین کرنا دیکھنے پر موقوف رہتا تو یہ ایمان بالغیب نہ رہتا، یہ روایت ابن ماجہ میں موجود ہے، اس واسطے یہاں ایمان بالغیب معتبر ہے، تو مومن کے ایمان کی اعلیٰ درجہ کی ترقی اور اس کی سعادت یہی ہے کہ اس کا ایمان مغیبات پر سب سے زیادہ ہو۔

اپنی آنکھوں کو جھٹلایا جا سکتا ہے اور جتنے تجربہ کار، دانشمند، ڈکٹیٹر ہوں ان کی بات غلط ہو سکتی ہے۔ لیکن نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ سچ ہے اس کے اندر کذب کا احتمال نہیں، اس چیز میں انسان جتنا پختہ ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا اس کو قُرب نصیب ہوگا، اسکی زندگی جس قدر نبی کریم ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کی زندگی کے مطابق ہوگی اسی قدر حق تعالیٰ کا محبوب ہوگا، اس واسطے اللہ تعالیٰ کا نام لینا خواہ غفلت سے ہی کیوں نہ ہو بیکار نہیں کار آمد ہے۔

باقی کسی کا شعر ہے ؎

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

مگر بعض بزرگوں نے اس میں بھی ترمیم کر دی ؎

ایں چنیں تسبیح ہم دارد اثر

ہاتھ میں تسبیح ہے، زبان پر اِدھر اُدھر کی باتیں لگی ہوئی ہیں اس تسبیح کا بھی اثر ہوتا ہے بے اثر یہ تسبیح بھی نہیں۔

ایک دوسرا شعر ہے ؎

سُبحہ در کف، توبہ برلب، دل پُر از ذوقِ گناہ

معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما

ہاتھ میں تسبیح ،لبوں پر توبہ،اور دل گناہ کے ذوق میں بھرا ہوا ہے اب یہ گناہ کروں،اب یہ گناہ کروں،معصیت کو بھی ہمارے استغفار پر ہنسی آتی ہے،معصیت ہنستی ہے کہ یہ استغفار کررہے ہیں

حضرت سرّی سقطیؒ کا مقولہ ہے:’’ اِسْتِغْفَارُنَا یُحْتَاجُ اِلیٰ اِسْتِغْفَارٍ کَثِیْرٍ ‘‘ہمارا تو استغفار کرنا بھی بہت سے استغفار کا محتاج ہے کیونکہ استغفار کے معنیٰ یہ ہیں کہ: اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں یہ تو زبان سے کہہ رہا ہے کیا واقعی دل میں بھی چاہتا ہے،اگر دل میں معصیت سے مغفرت چاہنے کے بجائے اس کے شوق میں ڈوبا ہوا ہے،تو یہ تو زبان سے ایسی بات کہہ رہا ہے جو دل میں نہیں’’ یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَالَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ‘‘ کا مصداق ہے جو نفاق ہے اس لئے فرماتے ہیں:’’ اِسْتِغْفَارُنَا یُحْتَاجُ اِلیٰ اِسْتِغْفَارٍ کَثِیْرٍ ‘‘ ہمارا تو استغفار بھی بہت استغفار کا محتاج ہے ،اللہ تعالیٰ نے زبان کو ذکر کی توفیق دی،اس زبان میں سچائی عطا فرمادے،دل کو بھی توفیق عطا فرمادے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی پسندیدہ زندگی نصیب فرمائے (آمین)

(مواعظ فقیہ الامّت قسط: ۱/۵۳)

حصول علم کی فضیلت:

ایک حدیث میں آیا ہے کہ علم کا صرف اللہ کے لئے سیکھنا اللہ کے خوف کے حکم میں ہے اور اسکی طلب (یعنی تلاش کے لئے کہیں جانا) عبادت ہے اور اس کا یاد کرنا تسبیح ہے اور اس کی تحقیقات میں بحث کرنا جہاد ہے اور اس کا پڑھنا صدقہ ہے اور اس کا اہل پر خرچ کرنا اللہ کے یہاں قربت ہے اس لئے کہ علم جائز ناجائز کے پہچاننے کے لئے علامت ہے اور جنت کے راستوں کا نشان ہے وحشت میں جی بہلانے

والا ہے اور سفر کا ساتھی ہے (کہ کتاب کا دیکھنا دونوں کام دیتا ہے اسی طرح) تنہائی میں ایک محدّث ہے خوشی اور رنج میں دلیل ہے دشمنوں پر ہتھیار ہے۔ دوستوں کے لئے حق تعالیٰ شانہٗ اس کی وجہ سے ایک جماعت (علماء) کو بلند مرتبہ کرتا ہے کہ وہ خیر کی طرف بلانے والے ہوتے ہیں اور ایسے امام ہوتے ہیں کہ ان کے نشانِ قدم پر چلا جائے اور ان کے افعال کا اتباع کیا جائے، ان کی رائے کی طرف رجوع کیا جائے فرشتے ان سے دوستی کرنے کی رغبت کرتے ہیں، اپنے پروں کو (برکت حاصل کرنے کیلئے یا محبت کے طور پر) ان پر ملتے ہیں اور ہر تر اور خشک چیز دنیا کی ان کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کرتی ہے، حتی کہ سمندر کی مچھلیاں اور جنگل کے درندے اور چوپائے اور زہریلے جانور (سانپ وغیرہ) تک بھی دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور یہ سب اس لئے کہ علم دلوں کی روشنی ہے آنکھوں کا نور ہے، علم کی وجہ سے بندہ امّت کے بہترین افراد تک پہنچ جاتا ہے، دنیا و آخرت کے بلند مرتبوں کو حاصل کر لیتا ہے، اس کا مطالعہ روزوں کے برابر ہے، اس کا یاد کرنا تہجّد کے برابر ہے، اسی سے رشتے جوڑے جاتے ہیں اور اسی سے حلال و حرام کی پہچان ہوتی ہے، وہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کا تابع ہے سعید لوگوں کو اس کا الہام کیا جاتا ہے اور بد بخت اس سے محروم رہتے ہیں۔ اس حدیث پر مجموعی طور سے بعض نے کلام کیا ہے لیکن جس قسم کے فضائل اس میں ذکر کئے گئے ہیں ان کی تائید دوسری روایات سے بھی ہوتی ہے۔ نیز ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل حدیث کی کتابوں میں بکثرت آئے ہیں اس وجہ سے عالم اور طالب علم کو خاص طور سے حدیث بالا میں ذکر فرمایا ہے۔

ذکر کے ۷۳ر فوائد

حافظ ابن قیمؒ ایک مشہور محدث ہیں۔ انھوں نے ایک مبسوط رسالہ عربی میں ''اَلْــوَابِـلُ

الصَّیِّبُ ‘‘ کے نام سے ذکر کے فضائل میں تصنیف کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ ذکر میں سو سے بھی زیادہ فائدے ہیں۔ ان میں سے نمبروار اُناسی فائدے انھوں نے ذکر فرمائے ہیں۔

جن کو مختصراً اس جگہ ترتیب وار نقل کیا جاتا ہے اور چونکہ بہت سے فوائد ان میں ایسے ہیں جو کئی کئی فائدوں کو شامل ہیں اس لحاظ سے یہ سو سے زیادہ کو مشتمل ہیں؛

۱)......ذکر شیطان کو دفع کرتا ہے اور اس کی قوت کو توڑتا ہے

۲)......اللہ جلّ جلالہٗ کی خوشنودی کا سبب ہے۔

۳)......دل سے فکر و غم دور کرتا ہے

۴)......دل میں فرحت سرور اور انبساط پیدا کرتا ہے۔

۵)...... بدن کو اور دل کو قوت بخشتا ہے۔

۶)...... چہرہ اور دل کو منور کرتا ہے۔

۷)......رزق کو کھینچتا ہے۔

۸)......ذکر کرنے والے کو ہیبت اور حلاوت کا لباس پہناتا ہے یعنی اس کے دیکھنے سے رُعب پڑتا ہے اور دیکھنے والوں کو حلاوت نصیب ہوتی ہے۔

۹)......اللہ تعالیٰ شانہٗ کی محبت پیدا کرتا ہے اور محبت ہی اسلام کی روح اور دین کا مرکز ہے اور سعادت اور نجات کا مدار ہے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ کی محبت تک اس کی رسائی ہو اس کو چاہئے کہ اس کے ذکر کی کثرت کرے جیسا کہ پڑھنا اور تکرار کرنا علم کا دروازہ ہے اسی طرح اللہ کا ذکر اس کی محبت کا دروازہ ہے۔

۱۰)......ذکر سے مُراقَبہ نصیب ہوتا ہے جو مرتبۂ احسان تک پہنچا دیتا ہے یہی مرتبہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسی نصیب ہوتی ہے گویا اللہ جل شانہٗ کو دیکھ رہا ہے (یہی مرتبہ صوفیہ کا مُنتہائے مقصد ہوتا ہے)۔

۱۱)......اللہ کی طرف رجوع پیدا کرتا ہے جس سے رفتہ رفتہ یہ نوبت آجاتی ہے کہ ہر چیز میں حق تعالیٰ شانہٗ اُس کی جائے پناہ اور مَاویٰ و مَلْجا بن جاتے ہیں اور ہر مصیبت میں اسی کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔

۱۲)......اللہ کا قرب پیدا کرتا ہے اور جتنا ذکر میں اضافہ ہوتا ہے اُتنا ہی قرب میں اضافہ ہوتا ہے اور جتنی ذکر سے غفلت ہوتی ہے اتنی ہی اللہ سے دوری ہوتی ہے۔

۱۳)......اللہ کی معرفت کا دروازہ کھولتا ہے۔

۱۴)......اللہ جَلَّ شانہٗ کی ہیبت اور اس کی بڑائی دل میں پیدا کرتا ہے اور اللہ کے ساتھ حضوری پیدا کرتا ہے۔

۱۵)......اللہ جَلَّ شانہٗ کی بارگاہ میں ذکر کا سبب ہے۔

چنانچہ کلام پاک میں ارشاد ہے ''فَاذْكُرُوْنِىْ اَذْكُرْكُمْ''

اور حدیث وارد ہے ''مَنْ ذَكَرَنِىْ فِىْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِىْ نَفْسِىْ'' (الحدیث)

چنانچہ آیات اور احادیث کے بیان میں پہلے مفصّل گذر چکا ہے اگر ذکر میں اس کے سوا اور کوئی فضیلت نہ ہوتی تب بھی شرافت اور کرامت کے اعتبار سے یہی ایک فضیلت کافی تھی چہ جائیکہ اس میں اور بھی بہت سی فضیلتیں ہیں۔

۱۶)......دل کو زندہ کرتا ہے۔حافظ ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ اللہ کا ذکر دل کے لئے ایسا ہے جیسا مچھلی کے لئے پانی۔خود غور کرلو کہ بغیر پانی کے مچھلی کا کیا حال ہوتا ہے؟

۱۷)......دل اور روح کی روزی ہے اگر ان دونوں کو اپنی روزی نہ ملے تو ایسا ہے جیسا بدن کو اس کی روزی (یعنی کھانا) نہ ملے۔

۱۸)......دل کو زنگ سے صاف کرتا ہے جیسا کہ حدیث میں بھی وارد ہوا ہے ہر چیز پر اس کے مناسب زنگ اور میل کچیل ہوتا ہے دل کا میل اور زنگ خواہشات اور غفلت ہیں یہ اس کے لئے صفائی کا کام دیتا ہے۔

۱۹)......لغزشوں اور خطاؤں کو دور کرتا ہے۔

۲۰)...... بندہ کو اللہ جل شانہٗ سے جو وحشت ہو جاتی ہے اُس کو دور کرتا ہے کہ غافل کے دل پر اللہ کی طرف سے ایک وحشت رہتی ہے جو ذکر ہی سے دور ہوتی ہے۔

۲۱)......جو اذکار بندہ کرتا ہے وہ عرش کے چاروں طرف بندہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔(باب نمبر: ۳ فصل نمبر: ۲ حدیث نمبر: ۱۷)

۲۲)......جو شخص راحت میں اللہ جلّ شانہٗ کا ذکر کرتا ہے اللہ جلّ جلالہٗ مصیبت کے وقت اسکو یاد کرتا ہے۔

۲۳)......اللہ کے عذاب سے نجات کا ذریعہ ہے۔

۲۴)......سکینہ اور رحمت کے اترنے کا سبب ہے اور فرشتے ذکر کرنے والے کو گھیر لیتے ہیں۔ (سکینہ کے معنی باب ہذا کی فصل نمبر۲) حدیث نمبر (۸) میں گزر چکے ہیں)

۲۵)......اس کی برکت سے زبان غیبت، چغلخوری، جھوٹ، بدگوئی، لغوگوئی سے محفوظ رہتی ہے ۔چنانچہ تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہے کہ جس شخص کی زبان اللہ کے ذکر کی عادی ہوجاتی ہے وہ ان اشیاء سے عموماً محفوظ رہتا ہے اور جس کی زبان عادی نہیں ہوتی ہر نوع کی لغویات (بیکار باتوں) میں مبتلا رہتا ہے۔

۲۶)ذکر کی مجلسیں فرشتوں کی مجلسیں ہیں اور لغویات اور غفلت کی مجلسیں شیطان کی مجلسیں ہیں۔ اب آدمی کو اختیار ہے جس قسم کی مجلسوں کو چاہے پسند کرے اور ہر شخص اُسی کو پسند کرتا ہے جس سے مناسبت رکھتا ہے۔

۲۷)......ذکر کی وجہ سے ذکر کرنے والا بھی سعید (نیک بخت) ہوتا ہے اور اس کے پاس بیٹھنے والا بھی۔اور غفلت یا لغویات میں مبتلا ہونے والا خود بھی بد بخت ہوتا ہے اور اس کے پاس بیٹھنے والا بھی۔

۲۸)......قیامت کے دن حسرت سے محفوظ رکھتا ہے اسلئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ہر وہ مجلس جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو قیامت کے دن حسرت اور نقصان کا سبب ہے۔

۲۹)......ذکر کے ساتھ اگر تنہائی کا رونا بھی نصیب ہوجائے تو قیامت کے دن کی تپش اور گرمی میں جبکہ ہر شخص میدانِ حشر میں بِلبِلا رہا ہوگا یہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

۳۰)......ذکر میں مشغول رہنے والوں کو ان سب چیزوں سے زیادہ ملتا ہے۔جو دعائیں مانگنے والوں کو ملتی ہیں۔حدیث میں اللہ جل شانہٗ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس شخص کو میرے ذکر نے دعا سے روک دیا اس کو میں دعائیں مانگنے والوں سے افضل عطا کروں گا۔

۳۱)......باوجود سہل ترین عبادت ہونے کے تمام عبادتوں سے افضل ہے اس لئے کہ زبان

کوحرکت دینابدن کےاورتمام اعضا کوحرکت دینے سے سہل ہے۔

۳۲)......اللہ کا ذکر جنت کے پودے ہیں۔(چنانچہ باب نمبر:۳ فصل نمبر:۲ حدیث نمبر:۴) میں مفصّل آرہا ہے۔

۳۳)......جس قدر بخشش اورانعام کاوعدہ اس پر ہے اتنا کسی اور عمل پر نہیں ہے۔

چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَاشَـرِیْکَ لَـهٗ الْـمُـلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ''سو(۱۰۰)مرتبہ کسی دن پڑھےتواس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوتا ہےاور سونیکیاں اُس کے لئےلکھی جاتی ہیں اور سو بُرائیاں اُس سے معاف کردی جاتی ہیں اور شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور دوسرا کوئی شخص اُس سے افضل نہیں ہوتامگر وہ شخص کہ اس سے زیادہ عمل کرے اسی طرح اور بہت سی احادیث ہیں جن سے ذکر کا افضل اعمال ہونا معلوم ہوتا ہے۔(اور بہت سی اُن میں سےاس رسالہ میں مذکور ہیں)

۳۴)......دوام ذکر کی بدولت اپنے نفس کوبھولنے سے امن نصیب ہوتا ہے جوسبب ہے دارین کی شقاوت کااس لئے کہ اللہ کی یادکو بھلا دینا سبب ہوتا ہےخود اپنے نفس کے بھلا دینے کا اوراپنے تمام مصالح کے بھُلا دینے کا۔

چنانچہ ارشادِخداوندی ہے'' وَلَا تَـکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ "(سورۂ حشر:۱۹،رکوع۳)

تم ان لوگوں کی طرح نہ بنوجنہوں نے اللہ سے بے پروائی کی پس اللہ نے اُن کواپنی جانوں سے بے پروا کردیا یعنی ان کی عقل ایسی ماری گئی کہ اپنے حقیقی نفع کو نہ سمجھا،اور جب آدمی اپنے نفس

کو بھلا دیتا ہے تو اس کی مصالح سے غافل ہو جاتا ہے اور یہ سبب ہلاکت کا بن جاتا ہے جیسا کہ کسی شخص کی کھیتی ہو یا باغ ہو اور اس کو بھول جائے اُس کی خبر گیری نہ کرے تو لامحالہ وہ ضائع ہوگا اور اس سے اَمَن جب ہی مل سکتا ہے جب اللہ کے ذکر سے زبان ہر وقت تروتازہ رکھے اور ذکر اس کو ایسا محبوب ہو جائے جیسا کہ پیاس کی شِدَّت کے وقت پانی اور بھوک کے وقت کھانا اور سخت گرمی اور سخت سردی کے وقت مکان اور لباس بلکہ اللہ کا ذکر اس سے زیادہ کا مستحق ہے اس لئے کہ ان اشیاء کے نہ ہونے سے بدن کی ہلاکت ہے جو روح کی اور دل کی ہلاکت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔

۳۵)......ذکر آدمی کی ترقی کرتا رہتا ہے بستر پر بھی اور بازار میں بھی صحت میں بھی اور بیماری میں بھی نعمتوں اور لذّتوں کے ساتھ مشغولی میں بھی اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ہر وقت ترقی کا سبب بنتی ہو حتّٰی کہ جس کا دل نورِ ذکر سے منوّر ہو جاتا ہے وہ سوتا ہوا بھی غافل شب بیداروں سے بڑھ جاتا ہے۔

۳۶)......ذکر کا نور دنیا میں بھی ساتھ رہتا ہے اور قبر میں بھی ساتھ رہتا ہے اور آخرت میں پُلصِرَاط پر آگے آگے چلتا ہے۔

حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے ''اَوَمَنْ كَانَ مَيْتاً فَاَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَالَهٗ نُوْراً يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا'' (سورۂ انعام:۱۲۲، رکوع ۱۵)

ایسا شخص جو پہلے مردہ یعنی گمراہ تھا پھر ہم نے اُس کو زندہ یعنی مسلمان بنا دیا اور اس کو ایسا نور دیدیا کہ وہ اُس نور کو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے یعنی وہ نور ہر وقت اُس کے ساتھ رہتا ہے کیا ایسا شخص بدحالی میں اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو گمراہیوں کی تاریکیوں میں گھِرا ہو کہ ان سے نکلنے ہی نہیں پاتا، پس اوّل شخص مؤمن ہے جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور دوسرا شخص ان چیزوں سے خالی ہے حقیقت یہ

ہے کہ یہ نور نہایت مہتم بالشّان چیز ہے اور اسی میں پوری کامیابی ہے اسی لئے نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ اس کی طلب اور دعا میں مبالغہ فرمایا کرتے تھے اور اپنے ہر ہر جزو میں نور کو طلب فرماتے تھے۔

چنانچہ احادیث میں متعدد دعائیں ایسی ہیں جن میں حضور اقدس ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ نے اس کی دعا فرمائی ہے کہ حق تعالی شانہٗ آپ کے گوشت میں ہڈّیوں میں پٹھوں میں بال میں کھال میں کان میں آنکھ میں اوپر نیچے دائیں بائیں آگے پیچھے نور ہی نور کردے حتّٰی کہ یہ بھی دعا کی کہ خود مجھی کو سرتاپا نور بنادے کہ آپ کی ذات ہی نور بن جائے اسی نور کی بقدر اعمال میں نور ہوتا ہے حتّٰی کہ بعض لوگوں کے نیک عمل ایسی حالت میں آسمان پر جاتے ہیں کہ اُن پر آفتاب جیسا نور ہوتا ہے اور ایسا ہی نور اُن کے چہروں پر قیامت کے دن ہوگا۔

۳۷)......ذکر تصوّف کا اصل اصول ہے اور تمام صوفیہ کے نزدیک سب طریقوں میں رائج ہے جس شخص کے لئے ذکر کا دروازہ کھل گیا ہے اُس کے لئے اللہ جل شانہٗ تک پہونچنے کا دروازہ کھل گیا اور جو اللہ جل شانہٗ تک پہونچ گیا وہ جو چاہتا ہے پاتا ہے کہ اللہ جَلَّ شانہٗ کے پاس کسی چیز کی بھی کمی نہیں ہے۔

۳۸)......آدمی کے دل میں ایک گوشہ ہے جو اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی چیز سے بھی پُر نہیں ہوتا اور جب ذکر دِل پر مُسَلَّطْ ہوجاتا ہے تو وہ نہ صرف اس گوشہ کو پُر کرتا ہے بلکہ ذکر کرنے والے کو بغیر مال کے غنی کردیتا ہے اور بغیر کُنبہ جماعت کے لوگوں کے دلوں میں عِزّت والا بنادیتا ہے اور بغیر سلطنت کے بادشاہ بنادیتا ہے اور جو شخص ذکر سے غافل ہوتا ہے وہ باوجود مال و دولت اور حکومت کے ذلیل ہوتا ہے۔

۳۹)......ذکر پراگندہ کو مجتمع کرتا ہے اور مجتمع کو پراگندہ کرتا ہے، دور کو قریب کرتا ہے اور قریب کو دور کرتا ہے، پراگندہ کو مجتمع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کے دل پر جو متفرق ہموم غموم تفکّرات پریشانیاں

ہوتی ہیں ان کو دور کر کے جمعیتِ خاطر پیدا کرتا ہے اور مجتمع کو پراگندہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پر جو تفکّرات مجتمع ہیں ان کو متفرق کر دیتا ہے اور آدمی کی جو لغزشیں اور گناہ جمع ہو گئے ہیں ان کو پراگندہ کر دیتا ہے اور جو شیطان کے لشکر آدمی پر مسلّط ہیں ان کو پراگندہ کر دیتا ہے نیز اور آخرت کو جو دور ہے قریب کر دیتا ہے اور دنیا کو جو قریب ہے دور کر دیتا ہے۔

۴۰)......ذکر آدمی کے دل کو نیند سے جگاتا ہے غفلت سے چوکنّا کرتا ہے اور دل جب تک سوتا رہتا ہے اپنے سارے ہی منافع کھوتا رہتا ہے۔

۴۱)......ذکر ایک درخت ہے جس پر معارف کے پھل لگتے ہیں۔ صوفیہ کی اصطلاح میں احوال اور مقامات کے پھل لگتے ہیں اور جتنی بھی ذکر کی کثرت ہوگی اتنی ہی اس درخت کی جڑ مضبوط ہوگی اور جتنی جڑ مضبوط ہوگی اتنے ہی زیادہ پھل اس پر آئیں گے۔

۴۲)......ذکر اس پاک ذات کے قریب کر دیتا ہے جس کا ذکر کر رہا ہے حتّٰی کہ اس کے ساتھ معیّت (نزدیکی) نصیب ہو جاتی ہے۔

چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے؛

''اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا'' اللہ جل شانہ متّقیوں کے ساتھ ہے۔

اور حدیث میں وارد ہے؛

''اَنَا مَعَ عَبْدِىْ مَاذَكَرَنِىْ'' میں اپنے بندے کے ساتھ رہتا ہوں جب تک وہ میرا ذکر کرتا رہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ میرا ذکر کرنے والے میرے آدمی ہیں، میں ان کو اپنی رحمت سے دور

نہیں کرتا اگر وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتے رہیں تو میں ان کا حبیب (دوست) ہوں اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو میں اُن کا طبیب ہوں کہ اُن کو پریشانیوں میں مُبتلا کرتا ہوں تا کہ اُن کو گناہوں سے پاک کروں۔

نیز ذکر کی وجہ سے جو اللہ جل شانہٗ کی مَعِیَّتْ نصیب ہوتی ہے وہ ایسی مَعِیَّتْ ہے جس کے برابر کوئی دوسری مَعِیَّتْ نہیں ہے نہ وہ زبان سے تعبیر ہوسکتی ہے نہ تحریر میں آسکتی ہے اس کی لذّت وہی جان سکتا ہے جس کو یہ نصیب ہوجاتی ہے '' اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ مِنْهُ شَیْئاً '' اے اللہ مجھے بھی اس میں سے کچھ عطا فرما۔ (یہ حقیر مرتب کہتا ہے کہ اے اللہ مجھے بھی عطا فرما)

۴۳)...... ذکر غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ہے مالوں کے خرچ کرنے کے برابر ہے اللہ کے راستے میں جہاد کے برابر ہے۔ (بہت سی روایات میں اس قسم کے مضامین گذر بھی چکے ہیں اور آئندہ بھی آنے والے ہیں)

۴۴)...... ذکر شکر کی جڑ ہے جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسلام نے اللہ جلّ جَلَالُہٗ سے عرض کیا آپ نے مجھ پر بہت احسانات کیے ہیں مجھے طریقہ بتا دیجئے کہ میں آپ کا بہت شکر ادا کروں۔

اللہ جَلّ جَلَالُہٗ نے ارشاد فرمایا کہ جتنا بھی تم میرا ذکر کرو گے اُتنا ہی شکر ادا ہوگا۔

دوسری حدیث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ درخواست ذکر کی گئی ہے کہ یا اللہ تیری شان کے مناسب شکر کس طرح ادا ہو، اللہ جَلّ جَلَالُہٗ نے فرمایا کہ تمہاری زبان ہر وقت ذکر کے ساتھ تروتازہ رہے۔

۴۵)......اللہ کے نزدیک پرہیزگارلوگوں میں زیادہ مُعَزَّز وہ لوگ ہیں جو ذکر میں ہر وقت مشغول رہتے ہوں اس لئے کہ تقویٰ کا مُنتہا جنت ہے اور ذکر کا مُنتہا اللہ کی مَعِیّت ہے۔

۴۶)......دل میں ایک خاص قسم کی قَسوَت (سختی) ہے جو ذکر کے علاوہ کسی چیز سے بھی نرم نہیں ہوتی۔

۴۷)......ذکر دل کی بیماریوں کا علاج ہے۔

۴۸)......ذکر اللہ کے ساتھ دوستی کی جڑ ہے اور ذکر سے غفلت اس کے ساتھ دشمنی کی جڑ ہے۔

۴۹)......اللہ کے ذکر کے برابر کوئی چیز نعمتوں کی کھینچنے والی اور اللہ کے عذاب کو ہٹانے والی نہیں ہے۔

۵۰)......ذکر کرنے والے پر اللہ کی صلوٰۃ (رحمت) اور فرشتوں کی صلوٰۃ (دعا) ہوتی ہے۔

۵۱)......جو شخص یہ چاہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی جنت کے باغوں میں رہے وہ ذکر کی مجالس میں بیٹھے کیونکہ یہ مجالس جنت کے باغ ہیں۔

۵۲)......ذکر کی مجلسیں فرشتوں کی مجلسیں ہیں۔ (احادیث مذکورہ میں یہ مضمون مفصّل گذر چکا ہے)

۵۳)......اللہ جل شانہٗ ذکر کرنے والوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں۔

۵۴)......ذکر پر مُدَاوَمَت کرنے والا جنت میں ہنستا ہوا داخل ہوتا ہے۔

۵۵)......تمام اعمال اللہ کے ذکر ہی کے واسطے مقرر کیے گئے ہیں۔

۵۶)......تمام اعمال میں وہی عمل افضل ہے جس میں ذکر کثرت سے کیا جائے روزوں میں وہ

روزہ افضل ہے جس میں ذکر کی کثرت ہو حج میں وہ حج افضل ہے جس میں ذکر کی کثرت ہو اسی طرح اور اعمال جہاد وغیرہ کا حکم ہے۔

۵۷)...... یہ نوافل اور دوسری نفل عبادات کے قائم مقام ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ فقراء نے حضور ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ سے شکایت کی کہ یہ مالدار لوگ بڑے بڑے درجے حاصل کرتے ہیں یہ روزے نماز میں ہمارے شریک ہیں اور اپنے مالوں کی وجہ سے حج عمرہ جہاد میں ہم سے سبقت لے جاتے ہیں۔

حضور ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمھیں ایسی چیز بتاؤں جس سے کوئی شخص تم تک نہ پہنچ سکے مگر وہ شخص جو یہ عمل کرے، اس کے بعد حضور ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ نے ہر نماز کے بعد ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ'' ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' پڑھنے کو فرمایا (جیسا کہ باب نمبر۳، فصل نمبر۲، حدیث نمبر۸ میں آرہا ہے) کہ حضور ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ نے حج عمرہ جہاد وغیرہ ہر عبادت کا بدل ذکر کو قرار دیا ہے۔

۵۸)...... ذکر دوسری عبادات کے لئے بڑا معین و مددگار ہے کہ اس کی کثرت سے ہر عبادت محبوب بن جاتی ہے اور عبادات میں لذت آنے لگتی ہے اور کسی عبادت میں بھی مشقت اور بار نہیں رہتا۔

۵۹)...... ذکر کی وجہ سے ہر مشقت آسان بن جاتی ہے اور ہر دشوار چیز سہل ہو جاتی ہے اور ہر قسم کے بوجھ میں خفت (آسانی) ہو جاتی ہے اور ہر مصیبت زائل ہو جاتی ہے۔

۶۰)...... ذکر کی وجہ سے دل سے خوف و ہراس دور ہو جاتا ہے ڈر کے مقام پر اطمینان پیدا کرنے اور خوف کے زائل کرنے میں اللہ کے ذکر کو خصوصی دخل ہے اور اس کی یہ خاص تاثیر ہے جتنی بھی ذکر کی کثرت ہوگی اتنا ہی اطمینان نصیب ہوگا اور خوف زائل ہوگا۔

۶۱)...... ذکر کی وجہ سے آدمی میں ایک خاص قوت پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے ایسے کام اس

سے صادر ہونے لگتے ہیں جو دشوار نظر آتے ہیں۔

حضور اقدس ﴿ﷺ﴾ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب انھوں نے چکّی کی مشقت اور کاروبار کی دشواری کی وجہ سے ایک خادم طلب کیا تھا تو سوتے وقت ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' ۳۳ ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ'' ۳۳ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' ۳۴ مرتبہ پڑھنے کا حکم فرمایا تھا اور یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ خادم سے بہتر ہے۔

۶۲)......آخرت کے لئے کام کرنے والے سب دوڑ رہے ہیں اور اس دوڑ میں ذاکرین کی جماعت سب سے آگے ہے، عمر مولیٰ غفرۃؒ سے نقل کیا گیا ہے کہ قیامت میں جب لوگوں کو اعمال کا ثواب ملے گا تو بہت سے لوگ اس وقت حسرت کریں گے کہ ہم نے ذکر کا اہتمام کیوں نہ کیا کہ سب سے زیادہ سہل عمل تھا۔

ایک حدیث میں حضور ﴿ﷺ﴾ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مُفرِدلوگ آگے بڑھ گئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ مُفرِدلوگ کون ہیں؟ حضور ﴿ﷺ﴾ نے ارشاد فرمایا کہ ذکر پر مر مٹنے والے کہ ذکر ان کے بوجھوں کو ہلکا کر دیتا ہے۔

۶۳)......ذکر کرنے والے کی اللہ تعالیٰ شانہٗ تصدیق کرتے ہیں اور اسکو سچا بتاتے ہیں اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ خود سچا بتائیں اس کا حشر جھوٹوں کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب بندہ ''لَااِلٰـہَ اِلَّااللّٰـہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں میرے بندہ نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں سب سے بڑا ہوں۔

۶۴)......ذکر سے جنت میں گھر تعمیر ہوتے ہیں، جب بندہ ذکر سے رک جاتا ہے تو فرشتے تعمیر

سے رک جاتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ فلاں تعمیر تم نے کیوں روک دی تو وہ کہتے ہیں کہ اس تعمیر کا خرچ ابھی تک آیا نہیں ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ" سات مرتبہ پڑھے ایک گنبد اس کے لئے جنت میں تعمیر ہو جاتا ہے۔

۶۵)......ذکر جہنم کے لئے آڑ ہے اگر کسی بدعملی کی وجہ سے جہنم کا مستحق ہو جائے تو ذکر درمیان میں آڑ بن جاتا ہے اور جتنی ذکر کی کثرت ہوگی اُتنی ہی پختہ آڑ ہوگی۔

۶۶)......ذکر کرنے والے کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن العاصؓ سے ذکر کیا گیا ہے کہ جب بندہ" سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ " کہتا ہے یا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کہتا ہے تو فرشتے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔

۶۷)......جس پہاڑ پر یا میدان میں اللہ کا ذکر کیا جائے وہ فخر کرتے ہیں۔

حدیث میں آیا ہے کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو آواز دے کر پوچھتا ہے کہ کوئی ذکر کرنے والا تجھ پر آج گذرا ہے اگر وہ کہتا ہے کہ گذرا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔

۶۸)......ذکر کی کثرت نِفاق سے بری ہونے کا اطمینان اور سَنَدْ (ثبوت) ہے۔

کیونکہ اللہ جَلَّ شَانُہٗ نے منافقوں کی صفت یہ بیان کی ہے کہ" لَایَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا" نہیں ذکر کرتے اللہ کا مگر تھوڑا سا۔

کعب احبارؒ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو کثرت سے اللہ کا ذکر کرے وہ نفاق سے بری ہے۔

۶۹)......تمام نیک اعمال کے مقابلہ میں ذکر کے لئے ایک خاص لذّت ہے جو کسی عمل میں بھی

نہیں پائی جاتی۔اگر ذکر میں اس لذّت کے سوا کوئی بھی فضیلت نہ ہوتی تو یہی چیز اُس کی فضیلت کے لئے کافی تھی۔

مالک بن دینارؒ کہتے ہیں کہ لذّت پانے والے کسی چیز میں بھی ذکر کے برابر لذّت نہیں پاتے۔

۷۰)......ذکر کرنے والوں کے چہروں پر دنیا میں رونق اور آخرت میں نور ہوگا۔

۷۱)......جو شخص راستوں میں اور گھروں میں سفر اور حضر میں کثرت سے ذکر کرے قیامت میں اس کے گواہی دینے والے کثرت سے ہوں گے۔

حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن کے بارے میں فرماتے ہیں ''یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا'' اُس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہؓ نے لاعلمی ظاہر کی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس مرد و عورت نے جو کام زمین پر کیا ہے وہ بتائے گی کہ فلاں دن فلاں وقت مجھ پر یہ کام کیا ہے (نیک ہو یا برا) اس لئے مختلف جگہوں میں کثرت سے ذکر کرنے والوں کے گواہ بھی بکثرت ہوں گے۔

۷۲)......زبان جتنی دیر ذکر میں مشغول رہے گی لغویات، جھوٹ، غیبت وغیرہ سے محفوظ رہے گی اس لئے کہ زبان چپ تو رہتی ہی نہیں یا ذکرُ اللہ میں مشغول ہوگی ورنہ لغویات میں، اسی طرح دل کا حال ہے کہ اگر وہ اللہ کی محبت میں مشغول نہ ہوگا تو مخلوق کی محبت میں مبتلا ہوگا۔

۷۳)......شیاطین آدمی کے کھلے دشمن ہیں اور ہر طرح سے اُس کو وحشت میں ڈالتے رہتے ہیں اور ہر طرف سے اسکو گھیرے رہتے ہیں۔جس شخص کا یہ حال ہو کہ اس کے دشمن ہر وقت اس کا محاصرہ کئے

رہتے ہوں اس کا جو حال ہوگا ظاہر ہے اور دشمن بھی ایسے کہ ہر ایک اُن میں سے یہ چاہے کہ جو تکلیف بھی پہنچا سکوں پہنچاؤں، ان لشکروں کو ہٹانیوالی چیز ذکر کے سوا کوئی نہیں ہے۔ بہت سی احادیث میں بہت سی دعائیں آئی ہیں جن کے پڑھنے سے شیطان قریب بھی نہیں آتا اور سوتے وقت پڑھنے سے رات بھر حفاظت رہتی ہے۔

حافظ ابن قیمؒ نے بھی ایسی دعائیں متعدد ذکر کی ہیں، ان کے علاوہ مصنّف نے چھ نمبروں میں انوعِ ذکر کا تفاضل اور ذکر کی بعض کلّی فضیلتیں ذکر کی ہیں۔ اور اس کے بعد پچھتر فصلیں خصوصی دعاؤں میں جو خاص خاص اوقات میں وارد ہوئی ہیں ذکر کی ہیں جن کو اختصار کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے کہ توفیق والے کے لئے جو ذکر کیا گیا ہے یہ بھی کافی سے زیادہ ہے اور جس کو توفیق نہیں ہے اس کے لئے ہزار ہا فضائل بھی بیکار ہیں۔ وَمَاتَوْفِيْقِیْ اِلَّابِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ.

چہل بند از کار چشتیاں ملقب بہ تفریح بہشتیاں

ابیات در تضمین ذکر نفی و اثبات

یار رہے یارب تو میرا اور میں تیرا یار رہوں	مجھ کو فقط تجھ سے ہو محبت خلق سے میں بیزار رہوں
ہر دم ذکر و فکر میں تیرے مست رہوں سرشار رہوں	ہوش رہے مجھ کو نہ کسی کا خلق سے میں بیزار رہوں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

تیرے سوا معبودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں	تیرے سوا مقصودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سوا موجودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں	تیرے سوا مشہودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

دونوں جہاں میں جو کچھ بھی ہے سب ہے تیرے زیرِ نگیں	جن و انس و حور و ملائک عرش و کرسی چرخ و زمیں
کون و مکاں میں لائقِ سجدہ تیرے سوا اے نورِ مُبیں	کوئی نہیں ہے، کوئی نہیں ہے، کوئی نہیں ہے، کوئی نہیں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

سب بندے ہیں کوئی نبی ہو یا ہو ولی یا شاہنشاہ	باغ دو عالم بھی ہے تری قدرت کے حضور اک برگِ گاہ
کیوں نہ میں قائل ہوں کہ ہزاروں تیری خدائی کے ہیں گواہ	خاک و گل ، افلاک و کواکب ، کوہ و دریا، مہر و ماہ

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لَا اِلٰہ اِلَّا اللہُ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہُ

تیرا گدا بنکر میں کسی کا دستِ نگر اے شاہ نہ ہوں	بندۂ مال و زر نہ بنوں میں طالب عزوجاہ نہ ہوں
راہ پہ تیری پڑ کے قیامت تک میں کبھی بے راہ نہ ہوں	چین نہ لوں میں جب تک راز وحدت سے آگاہ نہ ہوں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لَا اِلٰہ اِلَّا اللہُ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہُ

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے	تجھ پر سب گھربار لٹا دوں خانۂ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگا دوں غم سے ترے شاد رہے	سب کو نظر سے اپنی گرادوں تجھ سے فقط فریاد رہے

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لَا اِلٰہ اِلَّا اللہُ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہُ

سب سے ہو جاؤں مستغنی فضل ہو پیشِ نظر تیرا	اب تو رہوں بس اے میرے داتا بس اک دستِ نگر تیرا
توڑ کے پاؤں پڑ جاؤں چھوڑوں نہ کبھی اب در تیرا	عشق سما جائے رگ رگ میں دل میں ہو میرے گھر تیرا

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لَا اِلٰہ اِلَّا اللہُ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہُ

نفس و شیطاں دونوں نے مل کر ہائے کیا ہے مجھ کو تباہ	اے مرے مولا میری مدد کر چاہتا ہوں میں تیری پناہ
مجھ سا خلق میں کوئی نہیں گو بدکردار و نامہ سیاہ	تو بھی گر غفار ہے یارب بخشدے میرے سارے گناہ

اب تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مجھ کو سراپا ذکر بنادے ذکر ترا اے میرے خدا
نکلے میرے ہر بنِ مو سے ذکر ترا اے میرے خدا

اب تو کبھی چھوڑے بھی نہ چھوٹے ذکر ترا اے میرے خدا
حلق سے نکلے سانس کے بدلے ذکر ترا اے میرے خدا

اب تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

جب تک قلب رہے پہلو میں جب تک تن میں جان رہے
لب پر تیرا نام رہے اور دل میں تیرا دھیان رہے

جذب میں پرّاں ہوش رہیں اور عقل میری حیران رہے
لیکن تجھ سے غافل ہرگز دل نہ مرا اک آن رہے

اب تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ابیات در تضمین ذکر مجرّد واثبات

اے مرے مولا میری نظر میں تو ہی تو ہو تو ہی تو | سب تو ہوں باہر دل کے اندر تو ہی تو ہو تو ہی تو

قلب تپاں میں دیدۂ تر میں تو ہی تو ہو تو ہی تو | میرے لئے تو بحر و بر میں تو ہی تو ہو تو ہی تو

کچھ نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ

إلَّا اللّٰہُ إلَّا اللّٰہُ إلَّا اللّٰہُ إلَّا اللّٰہُ

سوجھے مجھ کو دونوں جہاں میں تو ہی تو بس تو ہی تو | سوجھے مجھ کو کون مکاں میں تو ہی تو بس تو ہی تو

سوجھے مجھ کو قلب وجاں میں تو ہی تو بس تو ہی تو | سوجھے مجھ کو سود وزیاں میں تو ہی تو بس تو ہی تو

کچھ نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ

إلَّا اللّٰہُ إلَّا اللّٰہُ إلَّا اللّٰہُ إلَّا اللّٰہُ

جان سے بھی جو مجھ کو ہے پیارا تو ہے تو ہاں تو ہے تو | جس کے لئے سب کچھ ہے گوارا تو ہے تو ہاں تو ہے تو

دونوں جہاں میں میرا سہارا تو ہے تو ہاں تو ہے تو | میری ناؤ کا کھیون ہارا تو ہے تو ہاں تو ہے تو

کچھ نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ

إلَّا اللّٰہُ إلَّا اللّٰہُ إلَّا اللّٰہُ إلَّا اللّٰہُ

جودوکرم کی شان گدا کو کھل کر اب اے شاہ دکھا | قرب خاص عطا فرما ایوان کی اپنے راہ دکھا

جلوہ اب تو کھلے بندوں ہی بس اب مرے ماہ دکھا | پردہ اٹھا دے نور اپنا ہر وقت دکھا ہر گاہ دکھا

کچھ نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ

إلّا اللّٰہ إلّا اللّٰہ إلّا اللّٰہ إلّا اللّٰہ

آئے نظر ذرّہ ذرّہ میں صاف تری قدرت مجھ کو
عالم کثرت بھی ہو جائے آئینۂ وحدت مجھ کو

باغِ جہاں میں تو محسوس اب ہو مثلِ نکہت مجھ کو
مشقِ تصور اتنی بڑھے جلوت بھی ہو خلوت مجھ کو

کچھ نہ سوجھائی دے مجھے ہر گز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ

إلّا اللّٰہ إلّا اللّٰہ إلّا اللّٰہ إلّا اللّٰہ

ایسا سما جا میری نظر میں جلوہ ترا دیکھوں ہر سو
غیبت دم بھر کو بھی نہ ہو ہر وقت رہوں میں رو در رو

میرے لئے بازار جہاں ہو سر بہ سر اک میدان ہو
تو ہی تو ہو تو ہی تو، تو ہی تو ہو تو ہی تو

کچھ نہ سوجھائی دے مجھے ہر گز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ

إلّا اللّٰہ إلّا اللّٰہ إلّا اللّٰہ إلّا اللّٰہ

فضل و کرم سے اپنے عطا کر زندگی جاوید مجھے
نفس سے ناامید ہوں میں تجھ سے ہے مگر امید مجھے

اب تو سراپا دید بنا دے تیرا شوقِ دید مجھے
ہر شے اک آئینہ ہو ہر ذرّہ ہو اک خورشید مجھے

کچھ نہ سوجھائی دے مجھے ہر گز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ

إلّا اللّٰہ إلّا اللّٰہ إلّا اللّٰہ إلّا اللّٰہ

ذرّہ ذرّہ ،قطرہ قطرہ،رطب و یابس ،بحر و بر
نور و نار اور اوج و پستی ،کفر و ایماں، خیر و شر

ایک زباں ہو کر یہ سب کے سب دیتے ہیں تیری خبر
تیرے آگے ہیچ ہے ہر شے تو ہی ہے سب سے برتر

کچھ نہ سوجھائی دے مجھے ہر گز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ

اِلّا اللّٰہ اِلّا اللّٰہ اِلّا اللّٰہ اِلّا اللّٰہ

میری نظر میں سب یکساں ہیں کوئی گدا ہو یا ہو شاہ	ہوں نہ ذرا مرعوب کسی سے کوئی ہو کیسا ہی ذی جاہ
رازِ وحدت تو کردے دل کو مرے یارب آگاہ	میرے لئے ہو جائیں برابر، باغ وصحرا، کوہ وکاہ

کچھ نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ

اِلّا اللّٰہ اِلّا اللّٰہ اِلّا اللّٰہ اِلّا اللّٰہ

بندۂ مقبول اپنا بنا اور کر نہ کبھی مردود مجھے	بخش خدایا حسن ختام اور عاقبت محمود مجھے
جلوہ ترا اس طور سے ہو، ہر لحظہ بس اب مشہود مجھے	تیرے سوا عالم میں نظر آئے نہ کوئی موجود مجھے

کچھ نہ سوجھائی دے مجھے ہرگز لاکھ ہوں منظر پیش نگاہ

اِلّا اللّٰہ اِلّا اللّٰہ اِلّا اللّٰہ اِلّا اللّٰہ

ابیات در تضمین ذکر دوضربی

نوٹ :- اس ذکر کی اصل بحر یہ ہے استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ لیکن یہ چونکہ ذرا غیر مانوس سی بحر ہے اسلئے متعارف بحر یعنی الٰہی توبہ الٰہی توبہ الٰہی توبہ الٰہی توبہ اختیار کی گئی ہے ان دونوں بحروں میں بہت ہی کم فرق ہے جیسا کہ ظاہر ہے اسلئے پڑھنے میں کوئی تفاوت محسوس نہ ہوگا تاہم ٹیپ کا بند ذکر ہی کے وزن پر رکھا گیا ہے۔ نیز چند بند پورے کے پورے اصل بحر میں لکھ کر درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ اگر کسی کو اسی وزن سے دل چسپی ہو تو وہ انہیں بندوں کو بار بار پڑھ کر لطف اندوز ہو سکے اور وہ یہ ہیں

میری کرے گا مقصد بر آری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ	بخشے گا مجھ کو پرہیز گاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ
رکھے گا مشغول آہ و زاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ	دل کی کرے گا یہ آبیاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ

ہر دم کروں میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ

دل پر چلاتا ہے اُف کٹاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ	اور نفس پر پھیرتا ہے آری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ
دو دو لگاتا ہے ضرب کاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ	تلوار ہے اور وہ بھی دو دھاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ

ہر دم کروں میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ

کیا ذکر ہے یہ ہے اللہ اکبر اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ	دل پر چلاتا ہے تیر و خنجر اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ

یہ جان سے بھی ہے مجھ کو بڑھکر اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ | چھوڑوں نہ میں گو بن جائے دم پر اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

ہردم کروں میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

یہ ذکر ہے یا قندِ مکرر اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ | کہنے لگا میرا دل بھی سنکر اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ
یہ جانِ شیریں سے بھی ہے خوشتر اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ | یہ ذکرِ حق ہے یا شیر و شکر اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

ہردم کروں میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

گذری گناہوں میں عمر ساری اے مرے مولیٰ اے مرے باری | کیا حشر ہوگا دہشت ہے طاری اے مرے مولیٰ اے مرے باری
کس کو پکارے تیرا بھکاری اے مرے مولیٰ اے مرے باری | ہو جائے ناجی مجھ سا بھی ناری اے مرے مولیٰ اے مرے باری

ہردم کروں میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

ذاکر ہے تیری مخلوق ساری اے مرے مولیٰ اے مرے باری | آجائے اب تو میری بھی باری اے مرے مولیٰ اے مرے باری
کب تک رہے گی غفلت یہ طاری اے مرے مولیٰ اے مرے باری | دل پر لگے ہاں اک چوٹ کاری اے مرے مولیٰ اے مرے باری

ہردم کروں میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

اف یہ دل بداحوال میرا استغفر اللہ استغفر اللہ | یہ حال میرا یہ قال میرا استغفر اللہ استغفر اللہ
یہ حال یہ سِن و سال میرا استغفر اللہ استغفر اللہ | بس اب کہے بال بال میرا استغفر اللہ استغفر اللہ

ہردم کروں میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

ہو جاہ سے حل اشکال میرا!! استغفر اللہ استغفر اللہ	کام آئے یہ زر یہ مال میرا!! استغفر اللہ استغفر اللہ
دے نفع کچھ یہ اقبال میرا!! استغفر اللہ استغفر اللہ	کیا ہوگا محشر میں حال میرا!! استغفر اللہ استغفر اللہ

ہردم کروں میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

دنیا میں دل منہمک ہے یارب بیزار کردے بیزار کردے	کشتی بھنور میں بے ڈھب پھنسی ہے ہاں پار کردے ہاں پار کردے
بے طرح ہوں محوِ خوابِ غفلت بیدار کردے بیدار کردے	بیکار ہوں میں بیکار ہوں میں باکار کردے باکار کردے

ہردم کروں میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

دنیا کی الفت دل سے مٹا کر، دیندار کردے دیندار کردے	ہر کار دنیا مجھ سے چھڑا کر، بیکار کردے بیکار کردے
جام محبت اپنا پلا کر سرشار کردے سرشار کردے	بیکار ہوں میں بیکار ہوں میں باکار کردے باکار کردے

ہردم کروں میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

اللہ سے دل میں نے لگایا الحمدللہ الحمدللہ	مقصود میرا آخر بر آیا الحمدللہ الحمدللہ
یاد خدا میں سب کو بھلایا الحمدللہ الحمدللہ	دل سے نکالا اپنا پرایا الحمدللہ الحمدللہ

ہردم کروں میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اللّٰہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اللّٰہ

آیا میں مرشد کے زیرِ سایہ الحمدللہ الحمدللہ	گم کردہ رہ تھا منزل پہ آیا الحمدللہ الحمدللہ
اپنی ہی دُھن میں حق نے لگایا الحمدللہ الحمدللہ	دل کی پلٹ دی بالکل ہی کایا الحمدللہ الحمدللہ

ہردم کروں میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اللّٰہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اللّٰہ

ابیاتِ شوقیہ

بناؤں گا اپنے نفس سرکش کو اب تو یارب غلام تیرا	میں چھوڑ کر کاروبار سارے کروں گا ہر وقت کام تیرا
کیا کروں گا بس اب الٰہی میں ذکر ہی صبح و شام تیرا	جماؤں گا دل میں یاد تیری رٹونگا دن رات نام تیرا

ہردم کروں گا میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ
مثلِ نَفَس اب رکھوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

میں اے خدا دم بھرونگا تیرا بدن میں جب تک کہ جاں رہے گی	پڑھونگا ہر وقت تیرا کلمہ دہن میں جب تک زباں رہے گی
کوئی رہے گا نہ ذکر لب پر تری ہی بس داستاں رہے گی	نہ شکوۂ دوستاں رہے گا نہ غیبتِ دشمناں رہے گی

ہردم کروں گا میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ
مثلِ نَفَس اب رکھوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

رہا میں دن رات غفلتوں میں عبث یونہی زندگی گذاری	کیا نہ کچھ کام آخرت کا کٹی گناہوں میں عمر ساری
بہت دنوں میں نے سرکشی کی مگر ہے اب سخت شرمساری	میں سر جھکاتا ہوں میرے مولیٰ میں توبہ کرتا ہوں اے میرے باری

ہردم کروں گا میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ
مثلِ نَفَس اب رکھوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

میں دین لونگا میں دین لونگا نہ لونگا میں زینہار دنیا	دکھا کے نقش و نگار اپنے لبھائے مجھ کو ہزار دنیا
اسے میں خوب آزما چکا ہوں بہت ہے بے اعتبار دنیا	لگاؤنگا اس سے دل نہ ہرگز یہ چار دن کی ہے یار دنیا

ہردم کروں گا میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہ

مثل نَفَس اب رکھوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ

بتانِ دلبر تو سیکڑوں ہیں مگر کوئی باوفا نہیں ہے	ودود اور لائق محبت فقط ہے تو دوسرا نہیں ہے
کوئی تیرے ذکر کے برابر مزے کی شے اے خدا نہیں ہے	مزہ کی چیزیں ہیں گو ہزاروں کسی میں ایسا مزہ نہیں ہے

ہردم کروں گا میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ

مثل نَفَس اب رکھوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ

ابیاتِ مناجاتیہ

مجال ہے کچھ بھی کرسکوں میں جوتو نہ توفیق اے خدا دے	تری مشیت ہے سب پہ غالب یہ ہیچ ہیں سب مرے ارادے
بہت دنوں رہ چکا نِکَمّا بس اب مجھے کام کا بنادے	میں کب سے ہوں محوخواب غفلت بس اب جگادے بس اب جگادے

ہردم کروں میں اے مرے باری اَلـلّٰـهُ اَلـلّٰـه اللّٰهُ اللّٰه
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اَللّٰهُ اَللّٰه اللّٰهُ اللّٰه

رہ طلب میں سوار سب ہیں پیادہ مثل غبار میں ہوں	ترے گلستاں میں سب تو گل ہیں بس اک اگر ہوں تو خار میں ہوں
مجھے بھی کچھ فکر آخرت ہو بہت ہی غفلت شعار میں ہوں	رہا میں بیکار زندگی بھر بس اب تو مشغول کار میں ہوں

ہردم کروں میں اے مرے باری اَلـلّٰـهُ اَلـلّٰـه اللّٰهُ اللّٰه
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اَللّٰهُ اَللّٰه اللّٰهُ اللّٰه

تجھے تو معلوم ہے الٰہی بہت ہی گندہ ہے حال میرا	گناہ میں آلودہ ہو رہا ہے رواں رواں بال بال میرا
یہ آخری دن ہیں زندگی کے درست کردے مآل میرا	تری محبت میں اب جیوں میں اسی میں ہو انتقال میرا

ہردم کروں میں اے مرے باری اَلـلّٰـهُ اَلـلّٰـه اللّٰهُ اللّٰه
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اَللّٰهُ اَللّٰه اللّٰهُ اللّٰه

کرم سے تیرے بعید کیا ہے جو فضل مجھ پر بھی میرے رب ہو	تری مدد ہو مری ہو کوشش تری کشش ہو مری طلب ہو
بدی میں گذری ہے عمر ساری نصیب توفیق نیک اب ہو	رہوں میں مشغول ذکر و طاعت بس اب یہی شغل روز و شب ہو

ہردم کروں میں اے مرے باری اَلـلّٰـهُ اَلـلّٰـه اللّٰهُ اللّٰه
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اَللّٰهُ اَللّٰه اللّٰهُ اللّٰه

عنایت خاص کو الٰہی میں تیرے قربان ، عام کردے	اس اپنے ادنیٰ غلام کو بھی نصیب اب قرب تام کردے
میں ہائے کب تک رہوں ادھورا بس اب تو پُر میرا جام کردے	فنا کا وہ درجہ اب عطا ہو جو کام میرا تما م کردے

ہردم کروں میں اے مرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ
جب سانس لوں میں ہو جائے جاری اَللّٰہُ اَللّٰہ اللّٰہُ اللّٰہ

ابیات در تضمین ذکر یک ضربی اسم ذات

اے مرے داتا اے مرے مالک اے مرے مولیٰ اے مرے والی	شاہنشاہِ دوعالم تو ہے سب سے تری سرکار ہے عالی
شان تری ہرآن نئی ہے گاہ جمال گاہ جلالی	وہ بھی عجب خوش وقت ہے جس نے قلب میں تیری یاد بسالی

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

کسب دنیا ہی میں رہا میں دین کی دولت کچھ نہ کمائی	وقت یونہی بیکار گذارا ،عمر یونہی غفلت میں گنوائی
خلق میں سب سے میں ہی براہوں، کوئی نہیں ہے مجھ میں بھلائی	مجھ سا کوئی بدکار نہ ہوگا، کونسی میں نے کی نہ برائی

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

ذکر کی اب توفیق ہو یارب کام کا یہ ناکام ہو تیرا	قلب میں ہردم یاد ہو تیری لب پہ ہمیشہ نام ہو تیرا
تجھ سے بہت رہتا ہے گریزاں، اب دل وحشی رام ہو تیرا	مجھ کو اب استقلال عطا کر، پختہ بس اب یہ خام ہو تیرا

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

ذکر ترا کر کر کے الٰہی ،دور کروں میں دل کی سیاہی	چھوڑ کے حب مالی وجاہی، اب تو کروں میں فقر میں شاہی
شام وسحر ہے شغل مناہی میرے گنہ ہیں لامتناہی	کس سے کہوں میں اپنی تباہی تو ہی مری کر پشت پناہی

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

نفس کے شر سے مجھ کو بچالے اے مرے اللہ اے مرے اللہ	پنجۂ غم سے مجھ کو چھڑا لے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
سن مرے نالے سن مرے نالے اے مرے اللہ اے مرے اللہ	اپنا بنالے اپنا بنالے اے مرے اللہ اے مرے اللہ

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

اپنی رضا میں مجھ کو مٹا دے اے مرے اللہ اے مرے اللہ	کردے فنا سب میرے ارادے اے مرے اللہ اے مرے اللہ
جام محبت اپنا پلا دے اے مرے اللہ اے مرے اللہ	دل میں مری یاد اپنی رچا دے اے مرے اللہ اے مرے اللہ

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

دیدہ و دل میں تجھ کو بسالوں سب سے ہٹا لوں اپنی نظر میں	تیرا ہی جلوہ پیشِ نظر ہو جاؤں کہیں میں دیکھوں جدھر میں
تیرا تصور ایسا جمالوں قلب میں مثل نقش حجر میں	بھول سکوں تا عمر نہ تجھ کو چاہوں بھلانا خود بھی اگر میں

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

ذات ہے تیری سب سے نرالی شان ہے تیری فہم سے عالی	اس کو نری وحدت ہے مشاہد جس کا ہے دل اغیار سے خالی
تیرے شواہد بحر و بر گردوں وزمیں ایام ولیالی	ذرّہ ذرّہ قطرہ قطرہ پتہ پتہ ڈالی ڈالی

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

کنہ تری ہے فہم سے عالی وصف ہے تیرا عقل سے بالا	تیرے لاکھوں ماننے والے کوئی نہیں ہے جاننے والا

تیری محبت روح کی لذت تیرا تصوّر دل کا اجالا
نطق نے میرے چوم لئے لب نام ترا جب منہ سے نکالا

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

اپنا مجھے مجذوب بنالے تیرا ہی سودا ہو میرے سر میں
تیری محبت ہو رگ وپے میں جان میں تن میں دل میں جگر میں

شاد رہوں میں رنج وخوشی میں سود زیاں میں نفع وضرر میں
فرق نہ دیکھوں شاہ وگدا میں دُرّ وصدف میں لعل وگہر میں

شغل مرا بس اب تو الٰہی شام وسحر ہو اللہ اللہ
لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ

☆رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ☆

☆ وَاٰخِرُ دَعْوَا نَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ☆

انتخاب از فریادِ مجذوب در یادِ محبوب

اے خدا اے میرے ستار العیوب	میرے مولیٰ میرے غفار الذنوب
تجھ پہ روشن ہے مرا حال زبوں	پارسا میں لاکھ ظاہر میں بنوں
سچ ہے مجھ سا کوئی ناکارہ نہیں	جز بہ اقرار خطا چارہ نہیں
سخت بدا طوار و بدکردار ہوں	سخت نالائق ہوں نانجار ہوں
سربہ سر عصیاں سراپا عیب ہوں	بدترین خلق ہوں لاریب ہوں
مجھ سا کوئی نفس کا بندہ نہیں	مجھ سا کوئی قلب کا گندہ نہیں
میں بدی میں آپ ہوں اپنی مثال	بدعمل بدنفس بدخو بدخصال
رات دن ہوں نشۂ غفلت میں چور	شغل ہے لہو و لعب فسق و فجور
ہوں ترا بندہ مگر بس نام کا	بندہ ہوں میں نفس نا فرجام کا
زیر ہوتا ہی نہیں نفسِ شریر	دستگیری کر مری اے دستگیر
تھک چکا اصلاح سے میں ناتواں	کاہ سے کیا ہٹ سکے کوہِ گراں
میری ہر کوشش ہوئی نا کامیاب	دے چکی ہے اب مری ہمت جواب
حال ابتر ہے دلِ برباد کا	ہاں مدد کر وقت ہے امداد کا
غلبہ دیدے نفس اور شیطان پر	آ بنی ہے اب تو بس ایمان پر
سن مرے مولیٰ مری فریاد کو	آمرے مالک مری امداد کو

اب تو ہوجائے کرم مجھ پر شتاب	اس سے بھی اب حال ہوگا کیا خراب
سخت طغیانی پہ ہے بحرِ ذنوب	لے خبر کشتی مری جائے نہ ڈوب
بے ترے دل کیا ہے بس اک خول ہے	جلد آ یہ ناؤ ڈانوا ڈول ہے
یاس نے بس اب تو ہمت توڑدی	اب تو لے کشتی تجھی پر چھوڑدی
لاکھ ٹوٹی ناؤ ہے منجدھار ہے	ناخدا تو ہے تو بیڑا پار ہے
غرق بحر معصیت ہوں سر بسر	رحم کر مجھ پر الٰہی رحم کر
تابہ کے بھٹکا پھروں میں اے خدا	اب تو دکھلادے مجھے راہِ ہدا
تو جو چاہے پاک ہو مجھ سا پلید	فضل سے تیرے نہیں کچھ بھی بعید
قلب سے دھو دے مرے ہر گندگی	ہو عطا پاکیزہ اب تو زندگی
نفس کا یارب مرے کر تزکیہ	کر عطا مجھ کو حیاتِ طیّبہ
روک لایعنی سے اب میری زباں	ذکر میں تیرے رہوں رطب اللساں
چھوڑدوں میں اب سخن آرائیاں	اب کروں دل کی چمن آرائیاں
اب نہ ناجنسوں سے میں یاری کروں	تیرے پاس آنے کی تیاری کروں
دل میں تیری یاد لب پرنام ہو	عمر بھر اب تو یہی بس کام ہو
مجھ گدا کوبھی بحقِ شاہِ دیں	بخش یارب دولت صدق ویقیں
بہر فیض شیر مردِ تھانوی	کر مرے ایمان کو یا رب قوی

تجھ پہ روشن ہیں مرے سارے عیوب	جانتا ہے تو مری حالت کو خوب
گو ترے آگے ذلیل وخوار ہوں	حشر میں رسوا نہ اے ستار ہوں
عبد ہوں میں بخش عبدیت مجھے	وجہ صد عزّت ہے یہ ذلت مجھے
ہوں تو میں مجذوب لیکن نام کا	کر مجھے مجذوب یا رب کام کا
یاد میں رکھ اپنی مستغرق مجھے	ہو نہ ہوش ماسوا مطلق مجھے
دل مرا ہوجائے اک میدان ہو	توہی تو ہو توہی توہو توہی تو
اور مرے تن میں بجائے آب و گل	دردِ دل ہو دردِ دل ہو دردِ دل
غیر سے بالکل ہی اٹھ جائے نظر	توہی تو آئے نظر دیکھوں جدھر
کچھ نہ سوجھے تیری ہستی کے سوا	تیرے اوج اور اپنی پستی کے سوا
تجھ سے دم بھر بھی مجھے غفلت نہ ہو	تیرے ذکر و فکر سے فرصت نہ ہو
آخری عرض گدا ہے شاہ سے	تا دمِ آخر نہ بھٹکوں راہ سے
بہرِ حق سید خیر البشر	خاتمہ کردے مرا ایمان پر
جس گھڑی نکلے بدن سے میرے جاں	کلمۂ توحید ہو وردِ زباں

سینکڑوں کو تو کرے گا جنتی
ایک یہ نا اہل بھی ان میں سہی

آمین ثم آمین یا رب العلمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف کی دیگر تصانیف

۱	اسلام کے فرائض وواجبات	......	مطبوعہ
۲	رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتیں	اول	مطبوعہ
۳	رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتیں	دوم	مطبوعہ
۴	رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتیں	سوم	مطبوعہ
۵	مختصر رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتیں	اول	مطبوعہ
۶	اسلام کے مستحبات وآداب	......	زیر طبع
۷	اسلام کے مکروہات	......	زیر طبع
۸	حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے	اول	مطبوعہ
۹	حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے	دوم	زیر طبع
۱۰	حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے	سوم	زیر طبع
۱۱	تاثیر ذکر اور ذکر کے ۷۳ر فوائد	......	مطبوعہ
۱۲	آدابِ مریدین	......	زیر طبع
۱۳	ارکان خمسہ اور اس کے متعلق دوسو معتبر احادیث	......	زیر طبع
۱۴	احب الاعمال الی اللہ والی رسولہ	......	زیر طبع
۱۵	خلاصۂ تصوف	......	مطبوعہ

مطبوعہ	اول	رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنتیں (شافعی)	١٦
مطبوعہ	اول	روح القرآن (فی تفسیر ایات الاحکام)	١٧
زیرِ طبع	دوم	روح القرآن (فی تفسیر ایات الاحکام)	١٨
زیرِ طبع	سوم	روح القرآن (فی تفسیر ایات الاحکام)	١٩
مطبوعہ	......	ذکر کی تاثیر	٢٠
زیرِ طبع	......	احب العمال الی اللہ والی رسولہ	٢١

مؤلف سے رابطے کے لئے پتہ

HAZRAT MAULANA MUFTI IKRAAMUDDEEN SAHIB (D.B)

Dahela State, Ashrafeeya Apartment,Block .No.2 " Rander ",

Distt : Surat,(G.J)India , pin : 395005.

E - Mail : shaikhikramuddin111@ gmail.com

Mo.+91-9898378997.9898525130

-:ناشر:-

مکتبۂ فیض فقیہ الامت

MAKTABA-E-FAIZ-E-FAQEEHUL UMMAT

Dahela State, Ashrafeeya Apartment,Block .No.2 " Rander ",

Distt : Surat,(G.J)India , pin : 395005. 98525130